عہد مغلیہ یورپی سیاحوں کی نظر میں (قسط نمبر ۱)

(۱۵۸۰ - ۱۶۲۷ء)

ڈاکٹر محمد عمر شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

عہد سلطنت کے حکمرانوں کی طرح عہد مغلیہ کے درباری مورخوں نے اپنے سرپرست حکمرانوں کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ ان بادشاہوں کی خوشنودی کے لئے ان مورخوں نے ان کی جنگوں، سیاست، حکمت عملیوں، انتظامی اصلاحات اور ان کی مذہبی زندگی، خانگی حالات، درباری جشن و تہوار، رقص و سرود کے بارے میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ بادشاہوں کے علاوہ انہوں نے اس عہد کے امیروں کی جنگوں اور انکی ذاتی زندگی کے حالات بھی لکھے ہیں لیکن انہوں نے عوام کی اقتصادی، سماجی، اور مذہبی حالات کو یکسر سے نظرانداز کر دیا ہے۔ درباری مورخوں کو نہ تو عوام سے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی انھیں انکے حالات معلوم ہوتے تھے اور اگر انھیں معلوم بھی ہو جاتے تو وہ اپنے قلم سے یہ نہ لکھ سکتے تھے کہ ان کے سرپرست حکمراں کے عہد میں عوام کی حالت اچھی نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس عہد کے عوام کے حالات اس عہد کی تواریخ میں دستیاب نہیں ہوتے اور قارئین عوام کے بھی حالات جاننے کے خواہاں ہیں۔ بہرحال عہد مغلیہ کی تاریخ کی کتابوں کی یہ بہت بڑی کمی ہے کہ ہندوستان کی آبادی کے ایک بڑے حصے کے حالات تاریکی میں ہیں۔ خوش قسمتی سے اس کمی کو اس دور کے ان یورپی سیاحوں نے پورا کر دیا جنھوں نے عہد مغلیہ میں ہندوستان کی سیاحت کی۔ عہد مغلیہ میں بہت سے یورپی سیاحوں نے ہندوستان کی سیاحت کی تھی۔ ان سیاحوں نے بادشاہوں اور امیروں کا بالعموم اور عوام کے حالات پر بالخصوص سیر حاصل روشنی ڈالی ہے لہٰذا ان سفرناموں کے مطالعہ سے ہمیں ہندوستانی عوام کی اقتصادی، سماجی، مذہبی، انکے تہواروں، جشنوں اور جذبات کے بارے میں اچھی خاصی معلومات دستیاب ہوتی ہیں۔ اس خیال کے پیش نظر یورپی سیاحوں کے بیانات کی روشنی میں

[illegible]

فادر مونسریٹ (۱۵۸۰ء – ۱۵۸۲ء)

سوانح عمری:

کٹالونیا میں واقع وِک ڈی اوزونا نامی مقام میں فادر مونسریٹ کا جنم ۱۵۲۶ء میں ہوا تھا۔ ۱۵۵۸ء میں اسے سوسائٹی اوف جیسس میں داخل کیا گیا۔ اور ۱۵۶۹ء میں لبسن میں محکمۂ تعلیم کے ناظم خصوصی کی حیثیت سے اس کا تقرر ہوا۔ ۱۵۷۴ء میں ہندوستان کی سیاحت کے لیے وہ بحری جہاز پر سوار ہوا اور ۱۵۸۰ء میں اکبر بادشاہ کے دربار میں فادر اکوویا کے ہمراہ حاضر ہونے کے لیے اس کو منتخب کیا گیا۔

آگرہ میں (اکبر بادشاہ) نے مونسریٹ کو شہزادہ مراد کا اتالیق مقرر کیا۔ جس زمانے میں اکبر نے کابل پر حملہ کیا تو مونسریٹ اس کے ساتھ کابل گیا۔ اس حملے کا مقصد مرزا حکیم کے بُرے منصوبوں کو ناکام کرنا تھا۔ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے فادر مونسریٹ جلال آباد سے آگے نہ جاسکا اور شاہی افواج کے ساتھ وہ لاہور واپس آگیا۔ ۱۵۸۲ء میں اکبر کے سفیر کے ساتھ وہ گووا آگیا۔ ۱۵۸۹ء میں ابی سینیا جانے کے لیے مونسریٹ کو حکم دیا گیا۔ دھافر نامی مقام کے قریب عربوں نے اسے گرفتار کرلیا۔ کچھ دنوں وہ ایناد میں عربوں اور سنائی میں ترکوں کی حراست میں رہا۔ اس کے بعد ایک ہندوستانی تاجر کی سفارش پر اسے رہا کر دیا گیا اور وہ گووا واپس چلا آیا۔ اس کے بعد اسے سلسٹی میں تعینات کیا گیا۔ اسی مقام پر ساٹھ سال کی عمر میں ۵ ار مارچ ۱۶۰۰ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔

فادر مونسریٹ کئی کتابوں کا مصنف تھا لیکن اس کا سب سے بڑا کارنامہ کمن ٹیریس نامی اس کی کتاب ہے۔ اس کتاب میں اس نے اکبر کے دربار کے حالات (۱۵۸۰ء، ۱۵۸۲ء) قلمبند کیے ہیں۔ ۱۵۸۲ء میں جب مونسریٹ گووا پہونچا تو وہاں وہ اپنے روزنامچہ کو ایک داستان کی صورت میں مرتب کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ابی سینیا کے سفر میں وہ اس مسودہ کو اپنے ہمراہ لے گیا اور ایناد میں نظر بندی کے ایام میں اس نے اس مسودہ پر نظر ثانی کی لیکن سنائی کے سفر کے دوران اس سے یہ مسودہ چھین لیا گیا۔ بعد میں ترکی کا گورنر اس مسودہ کو برآمد کرنے میں کامیاب ہوا اور اسے مونسریٹ کو واپس دیدیا۔